

وعدہ آنے کا وفا کیجے، یہ کیا انداز ہے؟  
 تم نے کیوں سوچی ہے، میرے گھر کی درباری مجھے؟  
 ہاں، نشاطِ آمدِ فصلِ بہاری، واہ واہ  
 پھر ہوا ہے تازہ سوداے غزل خوانی مجھے  
 دی مرے بھائی کو حق نے، از سہر نو زندگی  
 میرزا یوسف ہے، غالب! یوسف ثانی مجھے

مجرد تھا، جسمانیات سے کوئی علاقہ نہ تھا۔ جب مجھے سرگرم تنفس دیکھا تو مجرد  
 مجھے وابستہ جسم کر کے رخصت ہو گیا۔

۲۔ مطلب یہ کہ عالمِ اجسام کی نفس شماری میں مجھے سرگرم دیکھ کر مجرد  
 نے زندانِ بدن میں مجھے چھوڑ دیا اور آپ رخصت ہو گیا، یعنی جسے دامن  
 انسانی کا شوق ہو اُسے مجرد و عریانی سے کیا واسطہ؟

۳۔ ”ذریعہ“ کے لفظ میں یہ رعایت رکھی ہے کہ تنفس بھی حجابِ صدر  
 سے تعلق رکھتا ہے۔

۴۔ لغات۔ سنگِ فساں : وہ پتھر، جس پر تلوار، چھری،  
 خنجر وغیرہ تیز کیے جاتے ہیں۔ سان۔

گرا سنجانی : سخت جانی، یعنی جان کا بہ مشکل نکلنا۔  
 مشرح : میری سخت جانی مبارک باد کے قابل ہے، کیونکہ اس  
 کی بدولت میں محبوب کی تیغِ نگاہ کے لیے سان کا پتھر بن گیا۔

اس میں مرزا کے پیشِ نظر یہ حقیقت ہے کہ میں سخت جان ہوں اور  
 مجھے قتل کرنا آسان نہیں، بلکہ سخت مشکل ہے۔ محبوب کی نگاہ کے وار بار

الگ ہو گیا۔

مولانا طابالبا

مراستہ ہیں:

۱۔ عریانی

استعارہ ہے

تجدد سے اور

دامنِ افشانی

تنفس سے

یعنی میں